www.KitaboSunnat.com

دار الافتاء

مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

شوہر کی وفات کے بعد بیوی کا میّت کو دیکھنا

محمد صدیق مغل، ۱۱/۹ دہلی کالونی کراچی سے لکھتے ہیں:
"کیا عورت اپنے شوہر کی میت کو ہاتھ لگا سکتی اور اسے دیکھ سکتی ہے؟"

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ اللّٰہِ الْوَھَّابِ، اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ:

ہمارے معاشرے کا ایک بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ جو بات صحیح اور کتاب و سنّت سے ثابت ہو، عموماً اس کی پرواہ نہیں کی جاتی، جبکہ اس کے برخلاف خاندانی رسوم و رواج اور خود ساختہ مسائل کو کہیں زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اور ان کی خلاف ورزی کو انتہائی معیوب گردانا جاتا ہے۔

اسی قسم کے خود ساختہ مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کی میت کو، یا شوہر اپنی بیوی کی میت کو نہ ہاتھ لگا سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے، نہ غسل دے سکتا ہے اور نہ اسے قبر میں اُتار سکتا ہے۔

اس کی بنیاد یہ گھڑی گئی ہے کہ موت سے شوہر اور بیوی کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے غیر محرم ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ متعدد احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ زوجین میں سے ایک کی وفات کے بعد ان میں سے زندہ شخص میت کو ہاتھ لگانا اور دیکھنا تو درکنار غسل تک دے سکتا ہے ــــــ درج ذیل احادیث ملاحظہ ہوں:

۱۔ "عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِيْ رَأْسِيْ وَأَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ: بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ، مَا ضَرَّكِ لَوْ مِتِّ قَبْلِيْ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ"

(احمد، ابن ماجہ، نیل الاوطار ۲/۵۸)

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں، اس حدیث کو امام دارمی، ابن حبان اور دارقطنی نے بھی روایت کیا ہے۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں جنازہ سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو میرا سر درد کر رہا تھا۔ اور اس وجہ سے میں "ہائے میرا سر" کہہ رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: "یہ الفاظ تو میں کہوں، اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو گئیں تو تمہیں کوئی ضرر نہیں، میں خود تمہیں غسل دوں گا، کفن پہناؤں گا، تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر خود تمہیں دفن کروں گا!"

اس حدیث کے متعلق امیر صنعانی سبل السلام، شرح بلوغ المرام ۲/۵۵۰ میں فرماتے ہیں:

"وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ" کہ "اس حدیث کو امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے"

نیز فرماتے ہیں:

"فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّغْسِلَ زَوْجَتَهُ وَهُوَ قَوْلُ الْجُمْهُوْرِ وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لَا يُغَسِّلُهَا!"

کہ "اس حدیث میں اس بات کی دلالت ہے کہ مرد اپنی بیوی کو غسل دے سکتا ہے۔ یہی جمہور کا قول ہے! ـــــ جبکہ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا"

۲۔ "عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنَ الْأَمْرِ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا نِسَاؤُهُ!" (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، نیل الاوطار ۴/۵۸)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ "جو خیال ہمیں بعد میں آیا، وہ پہلے آجاتا تو اللہ کے رسولؐ کو آپؐ کی ازواجؓ کے سوا کوئی دوسرا غسل نہ دیتا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر صنعانی فرماتے ہیں: "صَحَّحَہُ الْحَاکِمُ" کہ "اس حدیث کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے۔" (سبل السلام ۲/۵۵۰)

۳۔ "وَيُؤَيِّدُهُ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَوْصَى امْرَاَتَهُ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ اَنْ تَغْسِلَهُ، وَاسْتَعَانَتْ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ لِضُعْفِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ" (سبل السلام ۲/۵۵۱)

(امام صنعانی فرماتے ہیں:) "اس مسئلہ کی تائید میں وہ روایت بھی ہے جسے امام بیہقی نے روایت کیا کہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی تھی کہ وہی انہیں غسل دیں ــ چنانچہ انہوں نے غسل دیا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے تعاون کی طالب ہوئیں، کیونکہ وہ اکیلی یہ کام نہ کر سکتی تھیں۔ اس عمل پر کسی بھی شخص نے انکار نہ کیا!"

یہی واقعہ مؤطا امام مالک کی "کتاب الجنائز" میں یوں ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، ان کی وفات کے بعد غسل دیا۔ وہ گئیں اور مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ "میں روزہ سے ہوں اور آج شدید سردی ہے۔ کیا میت کو غسل دینے کی وجہ سے مجھ پر غسل کرنا واجب ہے"؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: "نہیں!"

۴۔ "عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوْصَتْ اَنْ يَّغْسِلَهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ"

(رواہ الدارقطنی، بلوغ المرام ۲/۵۵۰)

"حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی تھی کہ انہیں ان کے شوہر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل دیں۔"

۵۔ "وَغَسَلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِمْرَاَتَهُ حِيْنَ مَاتَتْ"

(کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ ۱/۱۶۳)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ جب فوت ہوئیں تو انہوں نے اپنی بیوی کو خود غسل دیا۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ "وَكَانَتِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يُغَسِّلُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَكَانَتْ نِسَآءُهُمْ تُغَسِّلُهُمْ۔" (كشف الغمة)

"صحابہ کرامؓ اپنی ازواج کو خود غسل دیا کرتے تھے اور ان کی بیویاں اپنے خاوندوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔"

۷۔ حدیث نمبر ۳ کے تحت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیوی کے غسل دینے کا جو واقعہ ذکر ہوا، اسے ذکر کرکے امام ابوحنیفہؒ کے خاص شاگرد امام محمدؒ فرماتے ہیں:

"وَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَلَا بَأْسَ اَنْ تُغَسِّلَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا اِذَا تُوُفِّيَ۔" (موطا امام محمد)

"ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ خاوند کی وفات پر اسے عورت غسل دے تو کوئی حرج نہیں۔"

اسی حدیث پر مشہور حنفی عالم مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں:

"نَقَلَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَغَيْرُهُ الْاِجْمَاعَ عَلٰى جَوَازِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الْعَكْسِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَازَهُ وَاِلَيْهِ مَالَ الشَّافِعِيُّ وَمَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاٰخَرُوْنَ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَهُ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالْاَوْزَاعِيِّ وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهِ، كَذَا ذَكَرَهُ الْعَيْنِيُّ۔"

(التعلیق المجدّد علی موطا امام محمد ص ۱۲۹۔ دہلی)

یعنی ابن المنذر اور دوسرے محدثین نے نقل کیا ہے کہ شوہر کو بیوی کے غسل دینے کے جواز پر اجماع ہے۔ لیکن اس کے برعکس، یعنی شوہر کے بیوی کو غسل دینے میں اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ تو جواز کے قائل ہیں مگر امام ابوحنیفہؒ اور ان کے ساتھی، مرد کو اجازت نہیں دیتے کہ وہ عورت کو غسل دے سکے۔

مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ زوجین میں سے ہر ایک دوسرے کو (یعنی خاوند بیوی کو اور بیوی خاوند کو) غسل دے سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہی زیادہ بہتر ہے۔ جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہوا! ۔ چنانچہ جب غسل دینا جائز ثابت ہوا تو ہاتھ لگانے، دیکھنے اور قبر میں اتارتے میں کیا چیز مانع ہے؟

هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ